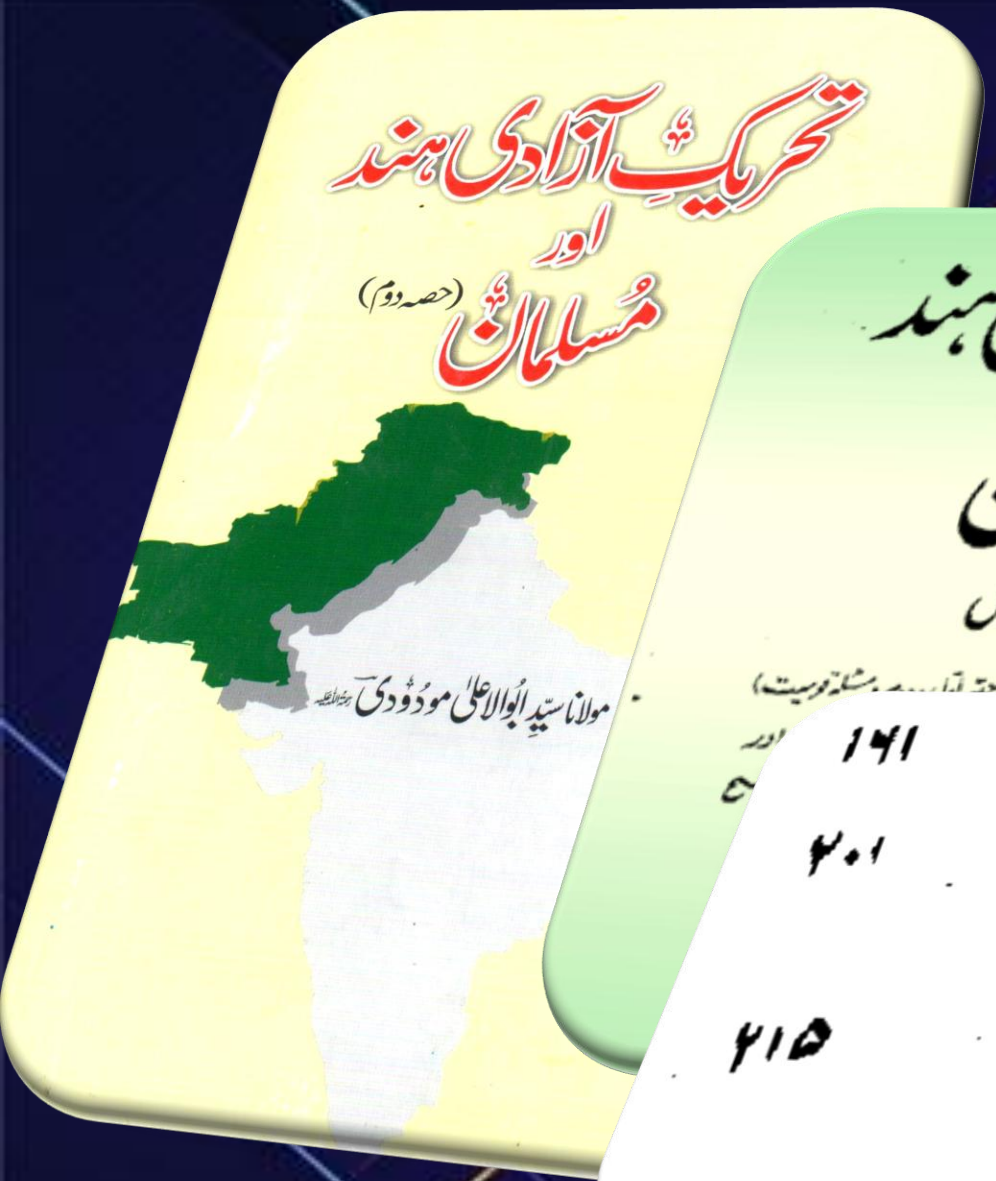
اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوتی ہے؟

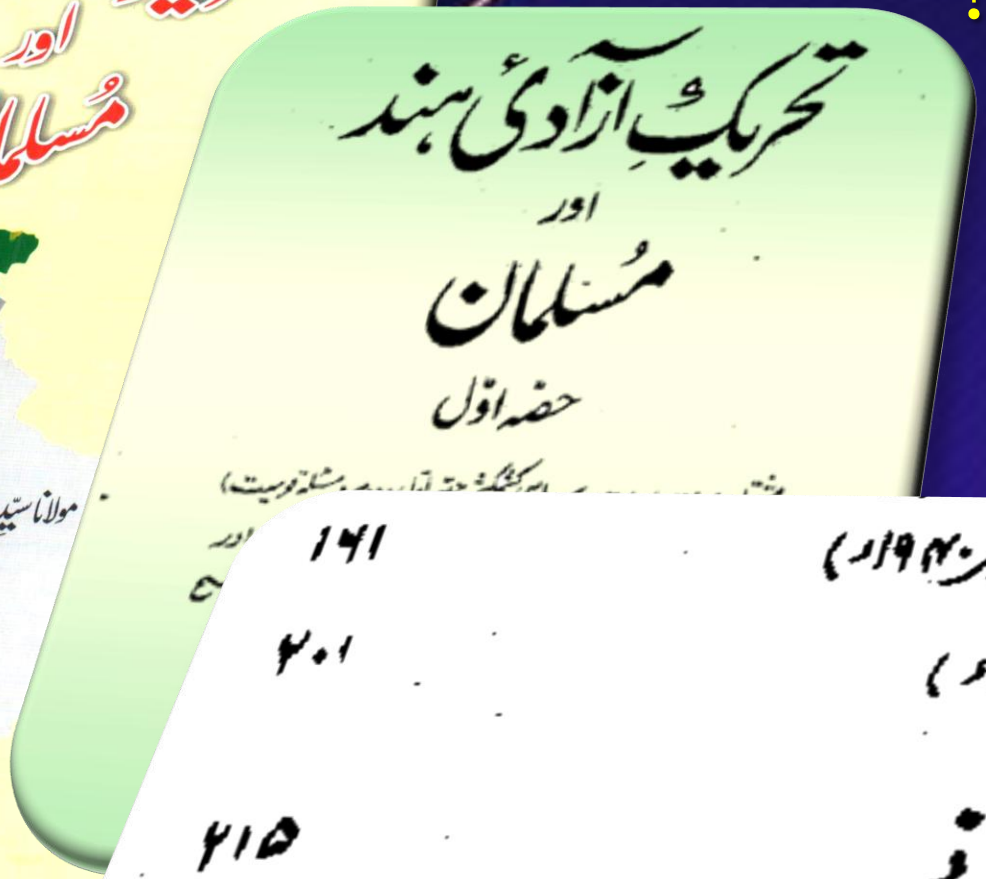
سید ابو الاعلی مودودی رحمت اللہ علیہ

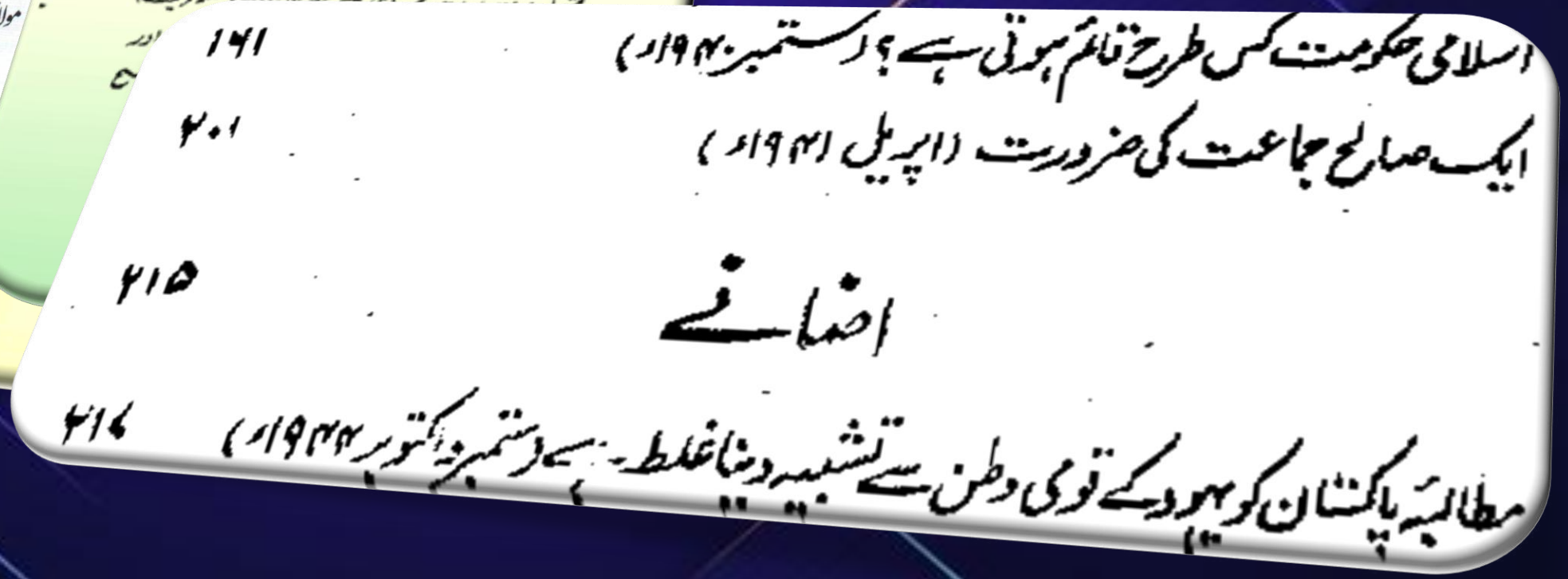
A lack of background knowledge can hinder reading comprehension

پس منظر

مقالہ کس کتاب میں موجود ہے؟






اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوتی ہے؟ (ستمبر ۱۹۴۰ء) ۱۶۱
ایک صالح جماعت کی ضرورت (اپریل ۱۹۴۱ء) ۲۰۱
اضافے ۲۱۵
مطالبۂ پاکستان کو یہود کے قومی وطن سے تشبیہ دینا غلط۔ (ستمبر، اکتوبر ۱۹۴۴ء) ۲۱۷

مقالہ کس زمانے میں لکھا گیا؟

- تحریک جماعت اسلامی کا پہلا مرحلہ خالص تنقید و تعمیر اور تبلیغ و دعوت کا تھا جس کا سلسلہ تقریبا نو سال جاری رہا۔
- ۱۹۳۳ میں اس تحریک کا آغاز ہوا۔ اسوقت اولین کام مسلمانوں کے صاحب فکر و فہم طبقے کو اسلام کا معتقد بنانا تھا۔ یہ مرحلہ جماعت اسلامی کی تاسیس تک جاری رہا۔
- پہلے مرحلے میں یہ کام خاص طور پر کیئے گئے۔
  - جاہلیت پر تنقید [قدیم وجدید دونوں جاہلیتوں پر]
  - اسلامی نظام زندگی کو معقول و مدلل طریقہ سے پیش کرنا

- ☐ ۳۳۔ اسلامی تہذیب اور اسکے اصول و مبادی، مسئلہ جبر و قدر
- ☐ ۳۴ تا ۳۸۔ تنقیحات، تفہیمات حصہ اول و دوم کے بیشتر مضامین
- ☐ ۳۵۔ حقوق الزوجین، اسلام اور ضبط ولادت
- ☐ ۳۶۔ ۳۷۔ رسالہ دینیات، سود، پردہ
- ☐ ۳۸۔ خطبات
- ☐ ۳۹۔ اسلام کا نظریہ سیاسی، اسلامی عبادات پر تحقیق نظر
- ☐ ۴۰۔ تجدید و احیائے دین۔ اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوتی ہے۔ ایک اہم استفتاء
- ☐ ۴۱۔ قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں۔ اسلام اور جاہلیت، تعلیمات، انسان کا معاشی مسئلہ اور اسکا اسلامی حل

پہلا حصہ : کانگریس اور کانگریس زدہ مسلم فکر کا مقابلہ

- میری کتاب مسئلہ قومیت کے بعض حصے جو ۱۹۳۹ عیسوی میں لکھے گئے تھے، ان سب کا موضوع ہندوستان کے مسلمانوں کو ان خطرات سے آگاہ کرنا تھا جو ملک کے تمام باشندوں کو ایک قوم فرض کرکے ایک لادینی جمہوری قومی ریاست میں ضم کردینے سے ان کے دین، ان کی تہذیب اور ان کی انفرادیت کو لاحق ہوسکتے ہیں۔
- اگرچہ اب وہ زمانہ گزر چکا ہے اور حالات بدل گئے ہیں، لیکن بہر حال ان مضامین کی تاریخی اہمیت تھی، اس لئے ان کو تحریک آزادی ہند اور مسلمان۔ حصہ اول کے نام سے از سر نو شائع کیا گیا

کانگریس اور کانگریس زدہ مسلم فکر کا مقابلہ



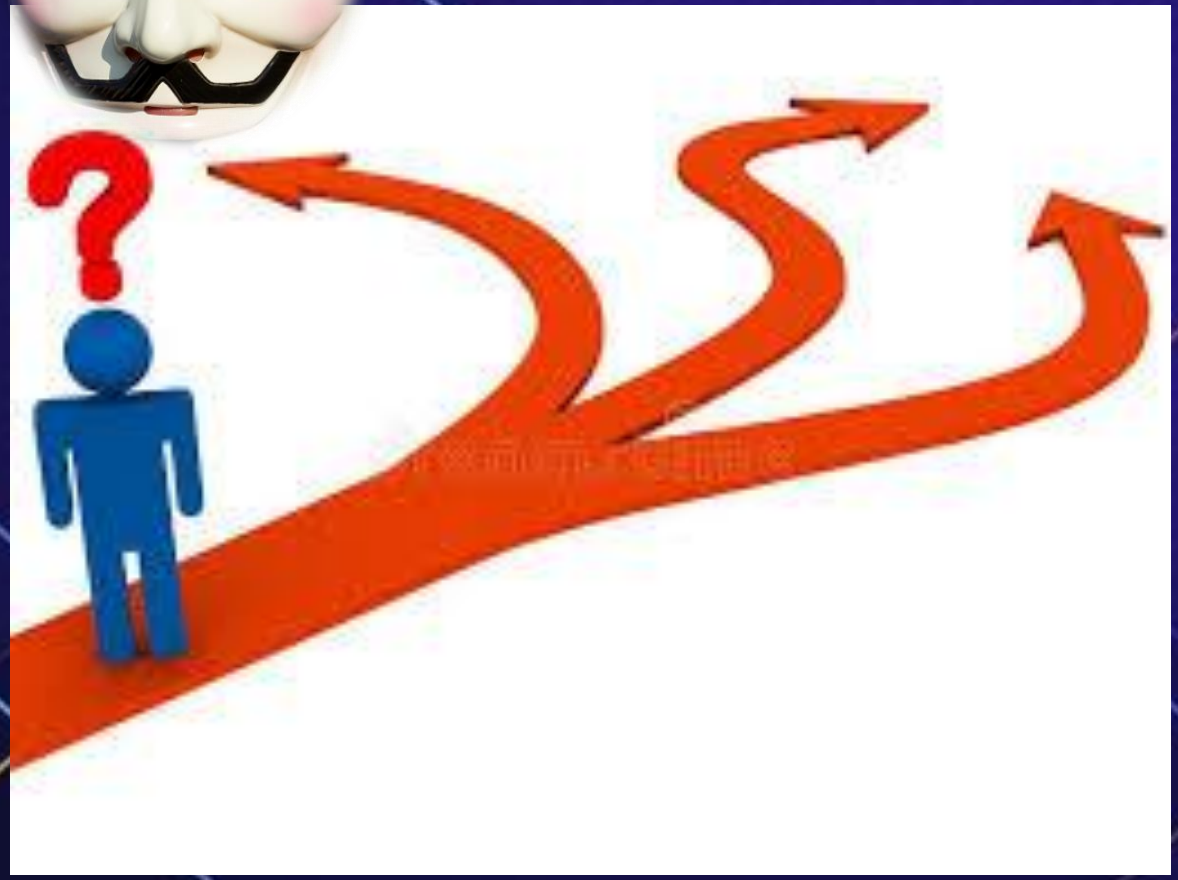


مقالہ لکھے جانے والے وقت کی صورتحال

آزادی اور مسلم دوستی کا ماسک



- تحریک آزادی ہند اور مسلمان۔ حصہ اول۔۔ متحدہ قومیت کے نعرے کی حقیقت کی وضاحت



دوسرا حصہ۔ مسلم قوم پرستی کی مخالفت

- "پہلی وجہ یہ تھی کہ اس نئی تحریک کے دور میں عامۃ المسلمین کی قیادت و رہنمائی ایک ایسے گروہ کے ہاتھ میں چلی گئی جو دین کے علم سے بے بہرہ ہے اور محض قوم پرستانہ جذبے کے تحت اپنی قوم کے دنیوی مفاد کے لیے کام کر رہا ہے۔
- دین کا علم رکھنے والا عنصر اس گروہ میں اتنا بھی نہیں جتنا آٹے میں نمک ہوتا ہے اور اس قدرِ قلیل کو بھی کوئی دخل رہنمائی میں نہیں ہے۔
- میں دیکھ رہا ہوں کہ ہندوستان میں اس سے پہلے کبھی عام مسلمانوں کا اعتماد علمائے دین سے ہٹ کر اس شدت کے ساتھ غیر دیندار اور ناواقفِ دین رہنماؤں پر نہیں جما تھا۔ میرے نزدیک یہ صورتِ حال اسلام کے لیے وطنی قومیت کی تحریک سے کچھ کم خطرناک نہیں ہے۔
- اگر ہندوستان کے مسلمانوں نے دین سے بے بہرہ لوگوں کی قیادت میں ایک بے دین قوم کی حیثیت سے اپنا علیحدہ وجود برقرار رکھا بھی جیسا کہ ٹرکی اور ایران میں برقرار رکھے ہوئے ہیں تو ان کے اس طرح زندہ رہنے میں اور کسی غیر مسلم قومیت کے اندر فنا ہو جانے میں میں آخر فرق ہی کیا ہے؟ ہیرے نے اگر اپنی جوہریت ہی کھو دی تو پھر جوہری کو اس سے کیا دلچسپی کہ وہ کمبخت پتھر کی صورت میں باقی رہے یا منتشر ہو کر خاک میں رل جائے۔

دوسرا حصہ۔ مسلم قوم پرستی کی مخالفت

- دوسری وجہ یہ تھی کہ میں نے اس تحریک کے اندر داعیۂ دینی کے بجائے داعیۂ قومی کو بہت زیادہ کارفرما دیکھا۔ اگرچہ ہندوستان کے مسلمانوں میں اسلام اور مسلم قوم پرستی ایک مدت سے خلط ملط ہیں لیکن قریبی دور میں اس معجون کا اسلامی جزو اتنا کم اور قوم پرستانہ جزو اتنا زیادہ بڑھ گیا ہے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں اس میں نری قوم پرستی ہی قوم پرستی نہ رہ جائے۔
- حد یہ ہے کہ ایک بڑے ممتاز لیڈر کو ایک مرتبہ اس امر کی شکایت کرتے ہوئے سنا گیا کہ بمبئی اور کلکتہ کے دولتمند مسلمان اینگلو انڈین فاحشات کے ہاں جاتے ہیں حالانکہ مسلمان طوائفیں ان کی سرپرستی کی زیادہ مستحق ہیں۔ اس حدِ کمال کو پہنچ جانے کے بعد اس مسلم قوم پرستی کے ساتھ مزید رواداری برتنا میرے نزدیک گناہِ عظیم ہے۔"

مقالہ لکھے جانے والے وقت کی صورتحال

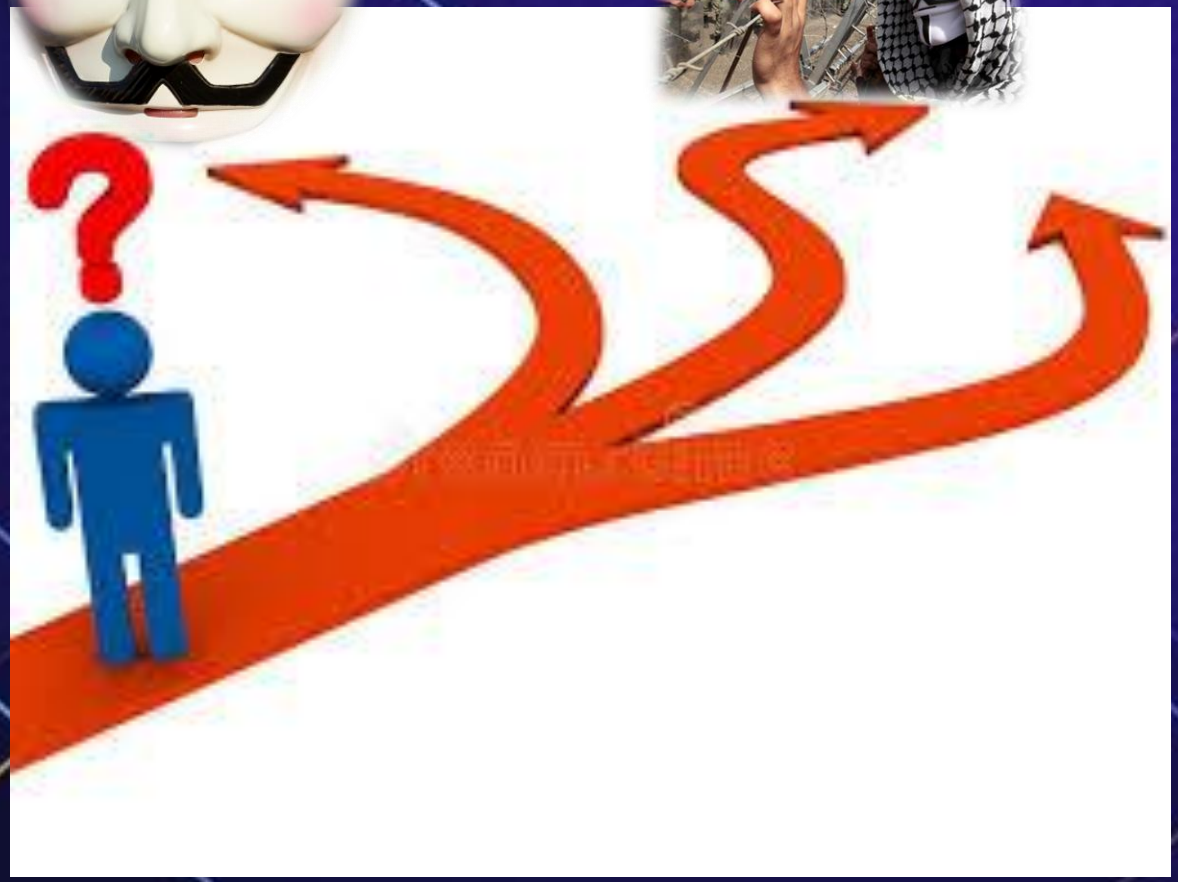
آزادی اور مسلم دوستی کا ماسک



مسلم قوم پرستی اور اسلام پسندی کا ماسک



- تحریک آزادی ہند اور مسلمان۔ حصہ دوم میں مسلم قوم پرستی کے مضمرات پر مضامین



مقالہ: اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوتی ہے؟

مقالہ لکھے جانے والے وقت کی صورتحال۔ خود مقالے سے

- آج کل میں دیکھ رہا ہوں کہ اسلامی حکومت کا نام بازیچہ اطفال بنا ہوا ہے۔
- مختلف حلقوں سے اس تصور اور اس مقصد کا اظہار ہو رہا ہے مگر ایسے ایسے عجیب راستے اس منزل تک پہنچنے کے لئے تجویز کئے جا رہے ہیں جن سے وہاں تک پہنچنا اتنا ہی محال ہے جتنا موٹر کار کے ذریعے سے امریکہ تک پہنچنا۔
- اس خام خیال (لُوز تھنکنگ) کی تمام تر وجہ یہ ہے کہ بعض سیاسی و تاریخی اسباب سے کسی ایسی چیز کی خواہش تو پیدا ہو گئی ہے جس کا نام "اسلامی حکومت" ہو
- مگر خالص علمی (سائنٹفک) طریقہ پر نہ تو یہ سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ
  - اس حکومت کی نوعیت کیا ہے؟
  - اور نہ یہ جاننے کی کوشش کی گئی کہ وہ قائم کیونکر ہوا کرتی ہے؟
- ایسی حالت میں یہ ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ علمی طریقہ پر اس مسئلہ کی پوری تحقیق کی جائے۔

مقالہ کا مقصد

- اس مقالہ میں مجھے اس عمل (Process) کی تشریح کرنی ہے کہ جس سے ایک طبعی نتیجہ کے طور پر اسلامی حکومت وجود میں آتی ہے۔

اسلامی حکومت کی نوعیت؟

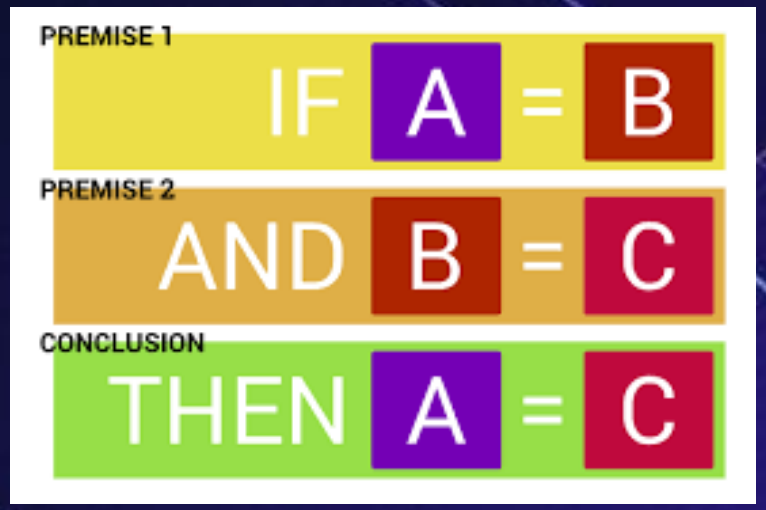
اسلامی حکومت کا قیام کس طرح؟

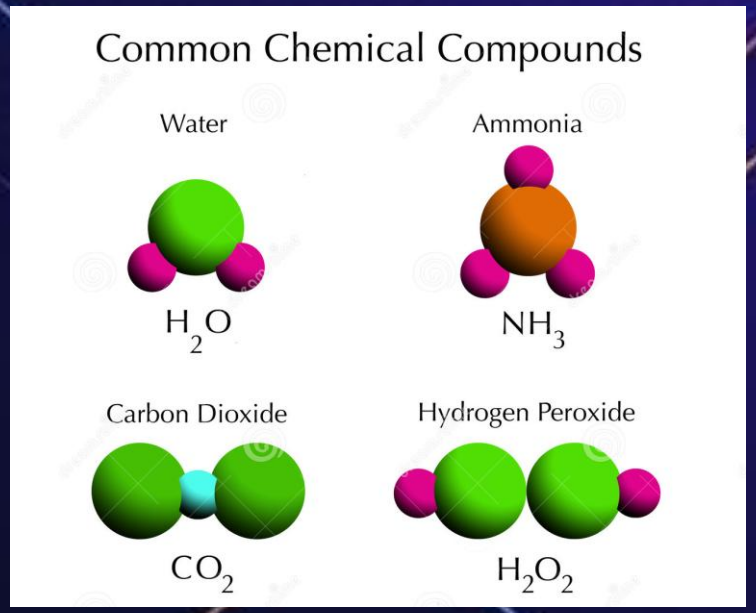
نظام حکومت کا طبعی ارتقاء Physical Evolution



- علم اجتماعیات [سوشیالوجی] کا حوالہ
- حکومت خواہ کسی نوعیت کی ہو، مصنوعی طریقہ سے نہیں بنا کرتی۔
- وہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہیں وہ بن کر تیار ہو اور پھر ادھر سے لاکر اس کو کسی جگہ جما دیا جائے۔
- اس کی پیدائش تو ایک سوسائٹی کے اندر اخلاقی، نفسیاتی، تمدنی اور تاریخی اسباب کے تعامل سے طبعی طور پر ہوتی ہے۔
- اس کے لئے کچھ ابتدائی لوازم (پری ریکیوسٹیز)، کچھ اجتماعی محرکات، کچھ فطری مقتضیات ہوتے ہیں جن کے فراہم ہونے اور زور کرنے سے وہ وجود میں آتی ہے

نظام حکومت کا طبعی ارتقاء Physical Evolution





- دو مثالیں
- منطق Logic : نتیجہ ہمیشہ مقدمات (پریمیسز) کی ترتیب ہی سے برآمد ہوتا ہے
- علم کیمیاء : ایک کیمیاوی مرکب ہمیشہ کیمیاوی کشش رکھنے والے اجزاء کے مخصوص طریقہ پر ملنے ہی سے برآمد ہوتا ہے
- جس طرح یہ ممکن نہیں کہ :

☐ مقدمات کسی نوعیت کے ہوں اور ان کی ترتیب سے نتیجہ کچھ اور نکل آئے

☐ کیمیاوی اجزاء کسی خاصیت کے ہوں اور ان کو ملانے سے مرکب کسی اور قسم کا بن جائے

☐ درخت لیموں کا لگایا جائے اور نشو و نما پا کر وہ پھل آم دینے لگے

- اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ

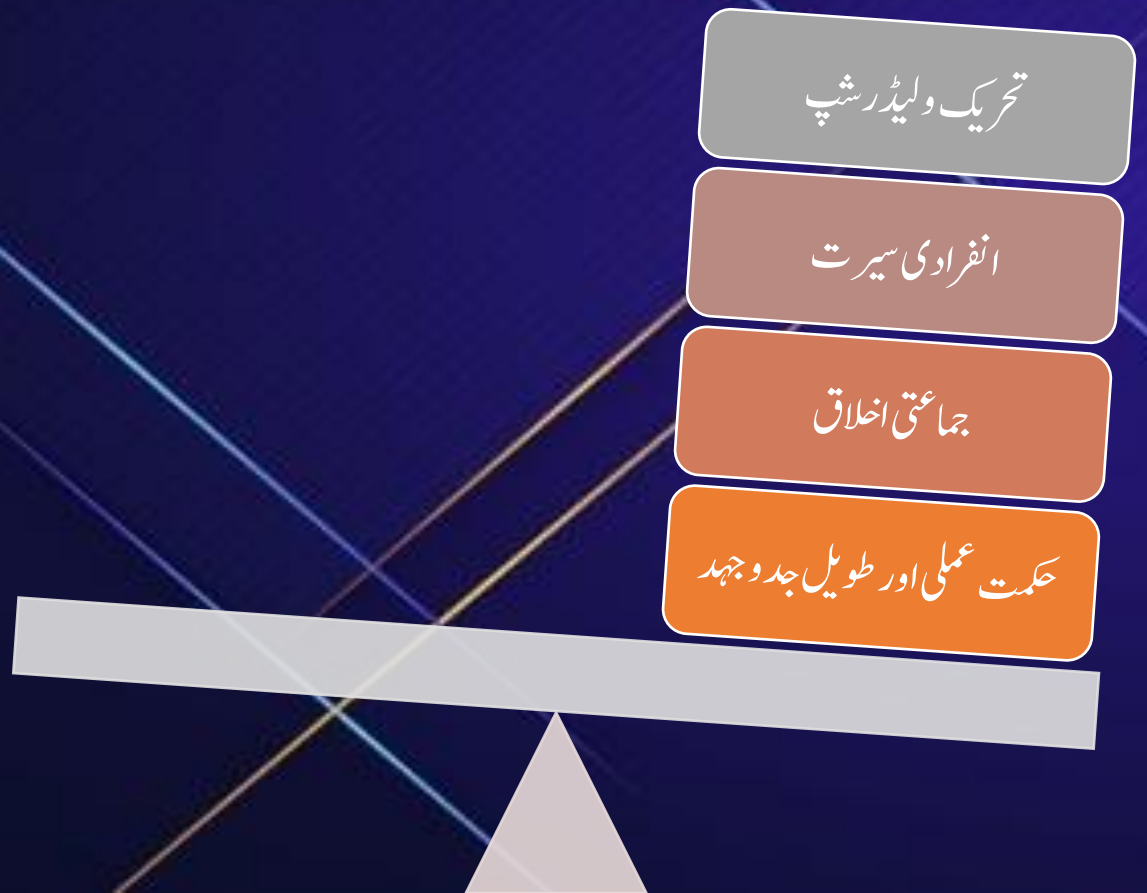
☐ اسباب ایک خاص نوعیت کی حکومت کے فراہم ہوں، ان کے مل کر کام کرنے کا ڈھنگ بھی اسی نوعیت کی حکومت کے نشو و نما پانے کے لئے مناسب ہو، مگر ارتقائی مراحل سے گزر کر جب وہ تکمیل کے قریب پہنچے تو انہی اسباب اور اسی عمل کے نتیجہ میں بالکل ایک دوسری ہی نوعیت کی حکومت بن جائے۔

نظام حکومت کا طبعی ارتقاء Physical Evolution

پرانا نظام حکومت

نیا نظام حکومت

- **بلا شبہ** حکومت کی نوعیت متعین کرنے میں افراد اور جماعتوں کے ارادہ و عمل کا بڑا حصہ ہے۔
- **مگر** جس نوعیت کا بھی نظام پیدا کرنا مقصود ہو، اسی کے مزاج اور اسی کی فطرت کے مناسب اسباب فراہم کرنا اور اسی کی طرف لے جانے والا طرز عمل اختیار کرنا بہر حال نا گزیر ہے۔
- جب ایک طویل مدت تک جد و جہد کرنے سے ان کے اندر اتنی طاقت پیدا ہو جاتی ہے کہ ان کی تیار کی ہوئی سوسائٹی میں کسی دوسری نوعیت کے نظام حکومت کا جینا دشوار ہو جاتا ہے تب ایک طبعی نتیجہ کے طور پر وہ خاص نظام حکومت ابھر آتا ہے جس کے لئے ان طاقت ور اسباب نے جد و جہد کی ہو۔



اسلامی حکومت کی نوعیت؟

اسلامی حکومت کا قیام کس طرح؟

اسلامی حکومت کی نوعیت

اصولی حکومت

خلافت الٰہیہ

اصولی حکومت Ideological State

- قومیت کا عنصر ناپید
- نہ مخصوص خاندان، نہ خاص طبقے، نہ کسی خاص نسل، نہ کسی قوم کی حکومت
- محض ایک اصولی حکومت، اس بنیاد پر کہ جو اس اصول کو قبول کرلے وہ بلا لحاظ قومیت اسٹیٹ کو چلانے میں حصہ دار ہوگا، دنیا کے تنگ ذہن میں یہ کبھی نہ سما سکی۔
- عیسائیت: دھندلا سا نقش۔ انقلاب فرانس: خیال نیشنلزم کی تاریکی میں گم، اشتراکیت کے رگ وپے میں بھی قوم پرستی
- ابتداء سے آج تک تمام دنیا میں صرف اسلام ہی وہ مسلک ہے جو قومیت کے ہر شائبہ سے پاک کر کے حکومت کا ایک نظام خالص آئیڈیالوجی کی بنیاد پر تعمیر کرتا ہے اور تمام انسانوں کو دعوت دیتا ہے کہ اس آئیڈیالوجی کو قبول کر کے غیر قومی حکومت بنائیں۔

اصولی حکومت Ideological State اور مغرب سے متاثرہ ذہن کا مسئلہ

- ان کے نزدیک پیش نظر مسئلہ کی نوعیت بس یہ ہے کہ "مسلمان" کے نام سے جو ایک "قوم" بن گئی ہے اس کے ہاتھ میں حکومت آجائے یا کم از کم اس کو سیاسی اقتدار نصیب ہو جائے۔
- اس نصب العین تک پہنچنے کے لئے یہ جتنا بھی دماغ پر زور ڈالتے ہیں، اس کے سوا کوئی طریق کار انہیں نظر نہیں آتا کہ دنیا کی قومیں عموماً جو تدابیر اختیار کرتی ہیں وہی اس قوم کے لئے بھی اختیار کی جائیں۔
- ان میں نیشنلزم کا جوش پھونکا جائے،
- ان کے اندر مرکزی اقتدار ہو، ان کے نیشنل گارڈز منظّم ہوں، ان کی ایک قومی ملیشیا تیار ہو،
- وہ جہاں اکثریت میں ہوں وہاں اقتدار اکثریت) میجاریٹی رُول) کے مسلم جمہوری اصول پر ان کے قومی اسٹیٹ بن جائیں،
- اور جہاں ان کی تعداد کم ہو وہاں ان کے "حقوق" کا تحفظ ہو جائے، ان کی انفرادیت اسی طرح محفوظ ہو جس طرح دنیا کے ہر ملک میں ہر قومی اقلیت (نیشنل مائناریٹی (اپنی انفرادیت محفوظ کرنا چاہتی ہے، ملازمتوں اور تعلیمی و انتخابی ادارات میں ان کا حصہ مقرر ہو، اپنے نمائندے یہ خود چنیں، وزارتوں میں ایک قوم کی حیثیت سے یہ شریک کئے جائیں، وغیر ذالک من القومیات۔

اصولی حکومت براستہ مسلم قوم پرستی؟

- اصولی حکومت کے تخیل کی تو بنیاد ہی یہ ہے کہ ہمارے سامنے قومیں اور قومیتیں نہیں، صرف انسان ہیں۔
- ہم ان کے سامنے ایک اصول اس حیثیت سے پیش کرتے ہیں کہ اسی پر تمدن کا نظام اور حکومت کا ڈھانچہ تعمیر کرنے میں ان کی فلاح ہے اور جو اس کو قبول کرلے وہ اس نظام کو چلانے میں برابر کا حصہ دار ہے۔
- غور کیجئے، اس تخیل کو لے کر وہ شخص کس طرح اٹھ سکتا ہے جس کے دماغ، زبان، افعال و حرکات ہر چیز پر قومیت اور قوم پرستی کا ٹھپا لگا ہوا ہو۔ اس نے تو وسیع تر انسانیت کو اپیل کرنے کا دروازہ خود ہی بند کر دیا، پہلے ہی قدم پر اپنی پوزیشن کو آپ غلط کر کے رکھ دیا۔

خلافت الٰہیہ

- اسلامی حکومت کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس کی پوری عمارت خدا کی حاکمیت کے تصور پر قائم کی گئی ہے۔اس کا بنیادی نظریہ یہ ہے کہ ملک خدا کا ہے، وہی اس کا حاکم ہے۔
- کسی شخص یا خاندان یا طبقہ یا قوم کو بلکہ پوری انسانیت کو حاکمیت (ساوٗرینٹی) کے حقوق حاصل نہیں ہیں۔
- حکم دینے اور قانون بنانے کا حق صرف خدا کے لئے خاص ہے۔
- حکومت کی صحیح شکل اس کے سوا کوئی نہیں کہ انسان خدا کے خلیفہ کی حیثیت سے کام کرے
- اس خلافت کے کام میں تمام وہ لوگ شریک ہوں گے جو خدا کے قانون پر ایمان لائیں اور اس کی پیروی کرنے پر تیار ہوں۔یہ کام اس احساس کے ساتھ چلایا جائے گا کہ ہم سب بہ حیثیت مجموعی، اور ہم میں سے ہر ایک فرداً فرداً خدا کے سامنے جواب دہ ہے

خلافت الٰہیہ کے لئے درکار لوگ

- ۔اس کو ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جن کے دلوں میں خدا کا خوف ہو، جو خدا کے سامنے اپنی ذمہ داری کا احساس رکھتے ہوں، جو دنیا پر آخرت کو ترجیح دینے والے ہوں،
- جن کی نگاہ میں اخلاقی نفع و نقصان کا وزن دنیوی نفع و نقصان سے زیادہ ہو، جو ہر حال میں اس ضابطے اور اس طرز عمل کے پابند ہوں جو ان کے لیے مستقل طور پر بنا دیا گیا ہے۔
- جن کی تمام سعی و جہد کا ہدف مقصود خدا کی رضا ہو، جن پر شخصی یا قومی اغراض کی بندگی اور ہوا و ہوس کی غلامی مسلط نہ ہو، جو تنگ نظری و تعصب سے پاک ہوں، جو مال اور حکومت کے نشہ میں بدمست ہو جانے والے نہ ہوں، جو دولت کے حریص اور اقتدار کے بھوکے نہ ہوں، جن کی سیرتوں میں یہ طاقت ہو کہ جب زمین کے خزانے ان کے دست قدرت میں آئیں تو وہ پکے امانت دار ثابت ہوں،
- جب بسیتوں کی حکومت ان کے ہاتھ میں آئے تو وہ راتوں کی نیند سے محروم ہو جائیں اور لوگ ان کی حفاظت میں اپنی جان، مال، آبرو ہر چیز کی طرف سے بے خوف رہیں،
- جب وہ فاتح کی حیثیت سے کسی ملک میں داخل ہوں تو لوگوں کو ان سے قتل و غارت گری، ظلم و ستم اور بدکاری و شہوت رانی کا کوئی اندیشہ نہ ہو، بلکہ ان کے ہر سپاہی کو مفتوح ملک کے باشندے اپنی جان و مال اور اپنی عورتوں کی عصمت کا محافظ پائیں،
- جن کی دھاک بین الاقوامی سیاست میں اس درجہ کی ہو کہ ان کی راستی، انصاف پسندی، اصول اخلاق کی پابندی اور عہد و پیمان پر تمام دنیا میں اعتماد کیا جائے۔ اسی قسم کے اور صرف اسی قسم کے لوگوں سے اسلامی حکومت بن سکتی ہے، اور یہی لوگ اس کو چلا سکتے ہیں۔

اسلامی حکومت کی نوعیت؟

اسلامی حکومت کا قیام کس طرح؟



اسلامی انقلاب کی سبیل

اسلامی انقلاب کی سبیل

- در حقیقت اسلامی حکومت کسی معجزے کی شکل میں صادر نہیں ہوتی۔
- اس کے پیدا ہونے کے لیے نا گزیر ہے کہ ابتداء میں ایک ایسی تحریک اٹھے جس کی بنیاد میں وہ نظریہ حیات، وہ مقصد زندگی، وہ معیار اخلاق، وہ سیرت و کردار ہو جو اسلام کے مزاج سے مناسبت رکھتا ہے۔
- اس کے لیڈر اور کارکن صرف وہی لوگ ہوں جو اس خاص طرز کی انسانیت کے سانچے میں ڈھلنے کے لئے مستعد ہوں۔ پھر وہ اپنی جد و جہد سے سوسائٹی میں اسی ذہنیت اور اسی اخلاقی روح کو پھیلانے کی کوشش کریں۔

اسلامی انقلاب کی سبیل

- پھر اسی بنیاد پر تعلیم و تربیت کا ایک نیا نظام اٹھے جو اس مخصوص ٹائپ کے آدمی تیار کرے۔
- اس سے مسلم سائنٹسٹ، مسلم فلسفی، مسلم مورخ، مسلم ماہرین مالیات و معاشیات، مسلم ماہرین قانون، مسلم ماہرین سیاست، غرض ہر شعبہ علم و فن میں ایسے آدمی پیدا ہوں جو

- ☐ اپنی نظر و فکر کے اعتبار سے مسلم ہوں،
- ☐ جن میں یہ قابلیت ہو کہ افکار و نظریات کا ایک پورا نظام اور عملی زندگی کا ایک مکمل خاکہ اسلامی اصولوں پر مرتب کر سکیں،
- ☐ اور جن میں اتنی طاقت ہو کہ دنیا کے ناخدا شناس آئمہ فکر کے مقابلہ میں اپنی عقلی و ذہنی ریاست (انٹلیکچوئل لیڈرشپ) کا سکہ جما دیں۔

اسلامی انقلاب کی سبیل

- ۔اس دماغی پس منظر کے ساتھ یہ تحریک عملاً اس غلط نظام زندگی کے خلاف جدوجہد کرے جو گردوپیش پھیلا ہوا ہے۔
- اس جدوجہد میں اس کے علمبردار مصیبتیں اٹھا کر، سختیاں جھیل کر، قربانیاں دے کر، مار کھا کر اور جانیں دے کر اپنے خلوص اور اپنے ارادے کی مضبوطی کا ثبوت دیں۔
- آزمائشوں کی بھٹی میں تپائے جائیں اور ایسا سونا بن کر نکلیں جس کو ہر پرکھنے والا ہر طرح سے جانچ کر بے کھوٹ کامل المیعار (Finest Standard) سونا ہی پائے۔
- اپنی لڑائی کے دوران میں اپنے ہر قول اور ہر فعل سے اپنی اس مخصوص آئیڈیالوجی کا مظاہرہ کریں جس کے علمبردار بن کر وہ اٹھے ہیں۔
- اور ان کی ہر بات سے عیاں ہو کہ ایسے بے لوث، بے غرض، راست باز، پاک سیرت، ایثار پیشہ، بااصول، خداترس لوگ انسانیت کی فلاح کے لئے جس اصولی حکومت کی طرف دعوت دے رہے ہیں اس میں ضرور انسان کے لئے عدل اور امن ہوگا۔
- اسی طرح کی جدوجہد سے سوسائٹی کے وہ تمام عناصر جن کی فطرت میں کچھ بھی نیکی اور راستی موجود ہے اس تحریک میں کھنچ آئیں گے، پست سیرت لوگوں اور ادنیٰ درجہ کے طریقوں پر چلنے والوں کے اثرات اس کے مقابلہ میں دبتے چلے جائیں گے، عوام کی ذہنیت میں ایک انقلاب رونما ہوگا،
- اجتماعی زندگی میں اس مخصوص نظام حکومت کی پیاس پیدا ہو جائے گی، اور اس بدلی ہوئی سوسائٹی میں کسی دوسرے طرز کے نظام کا چلنا مشکل ہو جائے گا۔
- آخر کار ایک لازمی اور طبعی نتیجہ کے طور پر وہی نظام حکومت قائم ہو جائے گا، جس کے لئے اس طور پر زمین تیار کی گئی ہو اور جوں ہی کہ وہ نظام قائم ہو گا اس کو چلانے کے لئے ابتدائی اہل کاروں سے لے کر وزراء اور نظماء تک ہر درجہ کے مناسب کل پرزے اس نظام تعلیم و تربیت کی بدولت موجود ہونگے جس کا ذکر ابھی میں کر چکا ہوں

خام خیالیاں

- بعض لوگ یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ ایک دفعہ غیر اسلامی طرز ہی کا سہی، مسلمانوں کا قومی اسٹیٹ قائم تو ہو جائے، پھر رفتہ رفتہ تعلیم و تربیت اور اخلاقی اصلاح کے ذریعہ سے اس کو اسلامی اسٹیٹ میں تبدیل کر دیا جا سکتا ہے۔
- مگر میں نے تاریخ، سیاسیات اور اجتماعیات کا جو تھوڑا بہت مطالعہ کیا ہے اس کی بنا پر اس کو ناممکن سمجھتا ہوں اور اگر یہ منصوبہ کامیاب ہو جائے تو میں اس کو ایک معجزہ سمجھوں گا، جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں، حکومت کا نظام اجتماعی زندگی میں بڑی گہری جڑیں رکھتا ہے۔ جب تک اجتماعی زندگی میں تغیر واقع نہ ہو، کسی مصنوعی تدبیر سے نظام حکومت میں کوئی مستقل تغیر پیدا نہیں کیا جا سکتا۔
- عمر ابن عبدالعزیز جیسا فرمانروا جس کی پشت پر تابعین و تبع تابعین کی ایک بڑی جماعت بھی تھی، اس معاملہ میں قطعی ناکام ہو چکا ہے، کیونکہ سوسائٹی بحیثیت مجموعی اس اصلاح کے لئے تیار نہ تھی۔ محمد تغلق اور عالمگیر جیسے طاقتور بادشاہ اپنی شخصی دین داری کے باوجود نظام حکومت میں کوئی تغیر نہ کر سکے۔ مامون الرشید جیسا باجبروت حکمران نظام حکومت میں نہیں بلکہ صرف اس کی اوپری شکل میں خفیف سی تبدیلی پیدا کرنا چاہتا تھا اور اس میں بھی ناکام ہوا۔
- یہ اس وقت کا حال ہے جب ایک شخص کی طاقت بہت کچھ کر سکتی تھی۔ اب میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ جو قومی اسٹیٹ جمہوری طرز پر قائم ہو گا وہ اس بنیادی اصلاح میں آخر کس طرح مددگار ہو سکتا ہے۔

خام خیالیاں

- جمہوری حکومت میں اقتدار ان لوگوں کے ہاتھ میں آتا ہے جن کو ووٹر کی پسندیدگی حاصل ہو، ووٹروں میں اگر اسلامی ذہنیت اور اسلامی فکر نہیں ہے، اگر وہ صحیح اسلامی سیرت و کردار کے عاشق نہیں ہیں، اگر وہ اس بے لاگ عدل اور ان بے لچک اصولوں کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں جن پر اسلامی حکومت چلائی جاتی ہے، تو ان کے ووٹوں سے کبھی "مسلمان" قسم کے آدمی منتخب ہو کر پارلیمنٹ یا اسمبلی میں نہیں آسکتے۔
- اس ذریعہ سے تو اقتدار انہی لوگوں کو ملے گا جو مردم شماری کے رجسٹر میں چاہے مسلمان ہوں، مگر اپنے نظریات اور طریق کار کے اعتبار سے جن کو اسلام کی ہوا بھی نہ لگی ہو۔
- اس قسم کے لوگوں کے ہاتھ میں اقتدار آنے کے معنی یہ ہیں کہ ہم اسی مقام پر کھڑے ہیں جس پر غیر مسلم حکومت میں تھے۔ بلکہ اس سے بھی بدتر مقام پر، کیونکہ وہ "قومی حکومت" جس پر اسلام کا نمائشی لیبل لگا ہوگا، انقلاب کا راستہ روکنے میں اس سے بھی زیادہ جری اور بے باک ہوگی جتنی غیر مسلم حکومت ہوتی ہے۔
- غیر مسلم حکومت جن کاموں پر قید کی سزا دیتی ہے وہ "مسلم حکومت" ان کی سزا پھانسی اور جلاوطنی کی صورت میں دے گی اور پھر بھی اس حکومت کے لیڈر جیتے جی غازی اور مرنے پر رحمہ اللہ علیہ ہی رہیں گے۔
- پس یہ سمجھنا قطعی غلط ہے کہ اس قسم کی "قومی حکومت" کسی معنی میں بھی اسلامی انقلاب لانے میں مددگار ہو سکتی ہے۔
- اب سوال یہ ہے کہ اگر ہم کو اس حکومت میں بھی اجتماعی زندگی کی بنیادیں بدلنے ہی کی کوشش کرنی پڑے گی، اور اگر ہمیں یہ کام حکومت کی امداد کے بغیر، بلکہ اس کی مزاحمت کے باوجود اپنی قربانیوں ہی سے کرنا ہوگا، تو ہم آج ہی سے یہ راہ عمل کیوں نہ اختیار کریں؟
- اس نام نہاد "مسلم حکومت" کے انتظار میں اپنا وقت یا اس کے قیام کی کوشش میں اپنی قوت ضائع کرنے کی حماقت آخر ہم کیوں کریں جس کے متعلق ہمیں یہ معلوم ہے کہ وہ ہمارے مقصد کے لئے نہ صرف غیر مفید ہوگی بلکہ کچھ زیادہ ہی سد راہ ثابت ہوگی۔

اسلامی تحریک کا مخصوص طریق کار

- مقالہ کا ۵۰ فیصد اس حصے میں
- **طریق کار کا ماخذ**: اسلامی تحریک کے تمام لیڈروں میں سے صرف ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ تنہا لیڈر ہیں جن کی زندگی میں ہم کو اس تحریک کی ابتدائی دعوت سے لے کر اسلامی اسٹیٹ کے قیام تک اور پھر قیام کے بعد اس اسٹیٹ کی شکل، دستور، داخلی و خارجی پالیسی اور نظم مملکت کے نہج تک ایک ایک مرحلے اور ایک ایک پہلو کی پوری تفصیلات اور نہایت مستند تفصیلات ملتی ہیں لہٰذا میں اسی ماخذ سے اس تحریک کے طریق کار کا ایک مختصر نقشہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی طرح طرح کے مسائل لیکن آپ کی دعوت؟
- یہ سب کچھ تھا مگر جس لیڈر کو اللہ نے رہنمائی کے لئے مقرر کیا تھا اس نے دنیا کے اور خود اپنے ملک کے ان بہت سے مسائل میں سے کسی ایک مسئلہ کی طرف بھی توجہ نہ کی، بلکہ دعوت اس چیز کی طرف دی کہ خدا کے سوا تمام الٰہوں کو چھوڑ دو اور صرف اسی ایک الٰہ کی بندگی قبول کرو۔

اسلامی تحریک کا مخصوص طریق کار

- اسلامی تحریک کے نقطہ نظر سے انسان کی اخلاقی و تمدنی زندگی میں جتنی خرابیاں بھی پیدا ہوتی ہیں ان سب کی بنیادی علت انسان کا اپنے آپ کو خود مختار (انڈیپینڈینٹ) اور غیر ذمہ دار (اریسپانسبل) سمجھنا، باالفاظ دیگر
  - آپ اپنا الٰہ بننا ہے،
  - یا پھر یہ ہے کہ وہ الٰہ العالمین کے سوا کسی دوسرے کو صاحب امر تسلیم کرے، خواہ وہ دوسرا کوئی انسان ہو یا غیر انسان۔
- یہ چیز جب تک جڑ میں موجود ہے اسلامی نظریہ کی رو سے کوئی اوپری اصلاح، انفرادی بگاڑ یا اجتماعی خرابیوں کو دور کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔
- ایک طرف سے خرابی کو دور کیا جائے گا اور کسی دوسری طرف سے وہ سر نکال لے گی۔
- لہٰذا اصلاح کا آغاز اگر ہو سکتا ہے تو صرف اسی چیز سے ہو سکتا ہے کہ ایک طرف تو انسان کے دماغ سے خود مختاری کی ہوا کو نکالا جائے اور اسے بتایا جائے کہ تو جس دنیا میں رہتا ہے وہ درحقیقت بے بادشاہ کی سلطنت نہیں ہے، بلکہ فی الواقع اسکا ایک بادشاہ موجود ہے
- عقل اور حقیقت پسندی (رئیل ازم) کا تقاضا یہ ہے کہ سیدھی طرح اس کے حکم کے آگے سر جھکا دے اور مطیع بندہ بن کر رہ۔

اسلامی تحریک کا طریق کار

- **آپ کی پکار کی مزاحمت** : ۔ پجاریوں کو اپنی برہمنیت و پاپائیت کا خطرہ اس میں نظر آیا، رئیسوں کو اپنی ریاست کا، ساہوکاروں کو اپنی ساہوکاری کا، نسل پرستوں کو اپنے نسلی تفوق (رئیشل سپیراریٹی) کا، قوم پرستوں کو اپنی قومیت کا، اجداد پرستوں کو اپنے باپ دادا کے موروثی طریقہ کا، غرض ہر بت کے پرستار کو اپنے بت کے ٹوٹنے کا خطرہ اسی ایک آواز میں محسوس ہوا الکفر ملت واحدہ، وہ سب جو آپس میں لڑا کرتے تھے، اس نئی تحریک سے لڑنے کے لئے ایک ہو گئے۔
- **آزمائش کی بھٹی کا فائدہ:** گھٹیا قسم کے بودی سیرت اور ضعیف ارادہ رکھنے والے لوگ اس طرف آ ہی نہ سکتے تھے۔ جو بھی آیا وہ نسل آدم کا بہترین جوہر تھا جس کی دراصل ضرورت تھی۔ کوئی دوسری صورت کام کے آدمیوں کو ناکارہ آدمیوں سے چھانٹ کر الگ نکال لینے کی اس کے سوا نہ تھی کہ جو بھی آئے وہ اس بھٹی میں سے گزر کر آئے۔
- ۱۳ سال کی بے لوث جدوجہد کے بعد مدینہ میں ایک چھوٹی سی اسٹیٹ کے قیام میں کامیابی

اسلامی تحریک کا طریق کار

- ۱۰ برس تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسٹیٹ کی رہنمائی کی۔
- مختصر سی مدت میں ہر شعبہ حکومت کو اسلامی طرز پر چلانے کی پوری مشق ان لوگوں کو کرادی
- یہ دور اسلامی آئیڈیالوجی کے ایک مجرد تخیل (ایبسٹرکٹ آئیڈیا) سے ترقی کر کے ایک مکمل نظام تمدن بننے کا دور ہے جس میں اسلام کی انتظامی، تعلیمی، عدالتی، معاشی، معاشرتی، مالی، جنگی، بین الاقوامی پالیسی کا ایک ایک پہلو واضح ہوا، ہر شعبہ زندگی کے لئے اصول بنے، ان اصولوں کو عملی حالات پر منطبق کیا گیا، اس خاص طرز پر کام کرنے والے کارکن تعلیم اور تربیت اور عملی تجربہ سے تیار کئے گئے، اور ان لوگوں نے اسلام کی حکمرانی کا ایسا نمونہ پیش کیا کہ آٹھ سال کی مختصر مدت میں مدینہ جیسے ایک چھوٹے سے قصبہ کا اسٹیٹ پورے عرب کی سلطنت میں تبدیل ہو گیا

اسلامی تحریک کا طریق کار

- غلطی سے تاریخ نگاروں نے غزوات کو اتنا نمایاں کر دیا ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں عرب کا یہ انقلاب لڑائیوں سے ہوا۔ حالانکہ آٹھ سال کی تمام لڑائیوں میں جن سے عرب جیسی جنگجو قوم مسخر ہوئی، طرفین کے جانی نقصان کی تعداد ہزار بارہ سو سے زیادہ نہیں ہے۔
- انقلابات کی تاریخ اگر آپ کے پیش نظر ہے تو آپ کو تسلیم کرنا ہوگا کہ یہ انقلاب غیر خونی انقلاب (بلڈ لیس ریولوشن) کہے جانے کا مستحق ہے۔
- ۔ پھر اس انقلاب میں فقط ملک کا طریق انتظام ہی تبدیل نہیں ہوا بلکہ ذہنیتیں بدل گئیں۔ نگاہ کا زاویہ بدل گیا، سوچنے کا طریقہ بدل گیا، زندگی کا طرز بدل گیا، اخلاق کی دنیا بدل گئی، عادات اور خصائل بدل گئے، غرض ایک پوری قوم کی کایا پلٹ کر رہ گئی۔
- جو زانی تھے وہ عورتوں کی عصمت کے محافظ بن گئے۔
- جو شرابی تھے وہ منع شراب کی تحریک کے علمبردار بن گئے۔
- جو چور اور اچکے تھے ان کا احساس دیانت اتنا نازک ہو گیا کہ دوستوں کے گھر کھانا کھانے میں بھی ان کو اس بنا پر تامل تھا کہ کہیں ناجائز طریقہ پر دوسروں کے مال کھانے کا اطلاق اس فعل پر بھی نہ ہوتا ہو، حتی کہ قرآن میں خود اللہ تعالی کو انہیں اطمینان دلانا پڑا کہ اس طرح کے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

اسلامی تحریک کا طریق کار

- جوڈاکو اور لٹیرے تھے وہ اتنے متدیّن بن گئے کہ ان کے ایک معمولی سپاہی کو پایۂ تخت ایران کی فتح کے موقع پر کروڑوں کی قیمت کا شاہی تاج ہاتھ لگا اور وہ رات کی تاریکی میں اپنے پیوند لگے ہوئے کمبل میں اسے چھپا کر سپہ سالار کے حوالے کرنے کے لئے پہنچا تاکہ اس غیر معمولی واقعہ سے اس کی دیانت کی شہرت نہ ہو جائے اور اس کے خلوص پر ریاکاری کا میل نہ آجائے۔
- وہ جن کی نگاہ میں انسانی جان کی کوئی قیمت نہ تھی، جو اپنی بیٹیوں کو اپنے ہاتھ سے زندہ دفن کرتے تھے، ان کے اندر جان کا اتنا احترام پیدا ہو گیا کہ کسی مرغ کو بھی بے رحمی سے قتل ہوتے نہ دیکھ سکتے تھے۔
- وہ جن کو راست بازی اور انصاف کی ہوا تک نہ لگی تھی ان کے عدل اور راستی کا یہ حال ہو گیا کہ خیبر کی صلح کے بعد جب ان کا تحصیلدار یہودیوں سے سرکاری معاملہ وصول کرنے گیا تو یہودیوں نے اس کو ایک بیش قرار رقم اس غرض کے لئے پیش کی وہ سرکاری مطالبہ میں کچھ کمی کر دے، مگر اس نے رشوت لینے سے انکار کر دیا اور حکومت اور یہودیوں کے درمیان پیداوار کا آدھا آدھا حصہ اس طرح تقسیم کیا کہ دو برابر کے ڈھیر آمنے سامنے لگا دیئے اور یہودیوں کو اختیار دیا کہ دونوں میں سے جس ڈھیر کو چاہیں اٹھا لیں۔ اس نرالی قسم کے تحصیلدار کا یہ طرز عمل دیکھ کر یہودی انگشت بدنداں رہ گئے اور بے اختیار ان کی زبانوں سے نکلا کہ اسی عدل پر زمین و آسمان قائم ہیں۔

اسلامی تحریک کا طریق کار

- در حقیقت یہ ایک عجیب بات معلوم ہوتی ہے کہ تیرا برس کی مدت میں توکل ڈھائی تین سو مسلمان پیدا ہوئے مگر بعد کے دس سال میں سارا کا سارا ملک مسلمان ہو گیا۔
- اس معمے کو لوگ حل نہیں کر سکتے اس لیے عجیب عجیب توجیہیں کرتے ہیں۔ حالانکہ بات بالکل صاف ہے۔ جب تک اس نئی آئیڈیالوجی پر زندگی کا نقشہ نہیں بنا تھا، لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ یہ نرالی قسم کا لیڈر آخر کیا بنانا چاہتا ہے۔
- طرح طرح کے شبہات دلوں میں پیدا ہوتے تھے۔
- کوئی کہتا کہ یہ نری شاعرانہ باتیں ہیں۔
- کوئی اسے محض زبان کی ساحری قرار دیتا۔
- کوئی کہتا کہ یہ شخص مجنوں ہو گیا ہے،
- اور کوئی اسے محض خیالی آدمی (ویزنری) قرار دے کر گویا اپنے نزدیک رائے زنی کا حق ادا کر دیتا۔
- اس وقت صرف غیر معمولی سمجھ اور ذہانت رکھنے والے لوگ ہی ایمان لائے جن کی نگاہ حقیقت میں اس نئے مسلک میں انسانی فلاح کی صورت صاف دیکھ سکتی تھی۔
- مگر جب اس نظام فکر پر ایک مکمل نظام حیات بن گیا اور لوگوں نے اپنی آنکھوں سے اس کام کو ہوتے ہوئے دیکھ لیا اور اسکے نتائج ان کے سامنے عیاناً آ گئے تب ان کی سمجھ میں آیا کہ یہ چیز تھی جس کو بنانے کے لئے وہ اللہ کا نیک بندہ دنیا بھر کے ظلم سہہ رہا تھا۔ اس کے بعد ضد اور ہٹ دھرمی کے لئے پاؤں جمانے کا کوئی موقع نہ رہا۔ جس کی پیشانی پر بھی دو آنکھیں تھیں اور ان آنکھوں میں نور تھا اس کے لئے آنکھوں دیکھی حقیقت سے انکار کرنا غیر ممکن ہو گیا۔

اسلامی تحریک کا طریق کار

- یہ ہے اس اجتماعی انقلاب کے لانے کا طریقہ جس کو اسلام برپا کرنا چاہتا ہے۔
- یہی اس کا راستہ ہے، اسی ڈھنگ پر وہ شروع ہوتا ہے اور اسی تدریج سے وہ آگے بڑھتا ہے۔ لوگ اس کو معجزہ کی قسم کا واقعہ سمجھ کر کہہ دیتے ہیں کہ اب یہ کہاں ہو سکتا ہے۔ نبی ہی آئے تو یہ کام ہو۔
- مگر تاریخ کا مطالعہ ہمیں بتاتا ہے کہ یہ بالکل ایک طبعی قسم کا واقعہ تھا۔ اس میں علت و معلول کا پورا منطقی اور سائنٹیفک ربط ہمیں نظر آتا ہے۔ آج بھی ہم اسی ڈھنگ پر کام کریں تو وہی نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔
- البتہ یہ صحیح ہے کہ اس کام کے لئے ایمان، شعورِ اسلامی، ذہن کی یکسوئی، مضبوط قوت فیصلہ اور شخصی جذبات اور ذاتی امنگوں کی سخت قربانی درکار ہے۔ اس کے لئے ان جواں ہمت لوگوں کی ضرورت ہے جو حق پر ایمان لانے کے بعد اس پر پوری طرح نظر جما دیں، کسی دوسری چیز کی طرف توجہ نہ کریں۔
- دنیا میں خواہ کچھ ہوا کرے، وہ اپنے نصب العین کے راستے سے ایک انچ نہ ہٹیں۔
- جو دنیوی زندگی میں اپنی ذاتی ترقی کے سارے امکانات کو قربان کر دیں، اپنی امیدوں کا اور اپنے والدین کی تمناؤں کا خون کرتے ہوئے نہ جھجکیں، عزیزوں اور دوستوں کے چھوٹ جانے کا غم نہ کریں، سوسائٹی، حکومت، قانون، قوم، وطن جو چیز بھی ان کے نصب العین کی راہ میں حائل ہو اس سے لڑ جائیں۔ ایسے لوگوں نے پہلے بھی اللہ کا کلمہ بلند کیا تھا، ایسے ہی لوگ آج بھی کریں گے، اور یہ کام ایسے ہی لوگوں کے کئے سے ہو سکتا ہے

مقالے کا اختتام اس دعا پر !

اللھم اجعلنا منھم

مقالہ کے بعد

آزادی اور مسلم دوستی کا ماسک



مسلم قوم پرستی اور اسلام پسندی کا ماسک



